ڈاکٹر محمد عبدالعلی اچکزئی*

اسلام میں ستر پوشی کا حکم

ارشاد خداوندی ہے: فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سوا تهما وطفقا يخصفن عليهما من ورق الجنة [۱]

''پھر جب چکھا ان دونوں نے درخت کو تو کھل گئیں ان پر شرمگاہیں ان کی' اور لگے جوڑنے اپنے اوپر بہشت کے پتے''

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں:

کہ درخت میں سے کھانے سے قبل آدم وحوا کے جسم اس وقت تک لباس نور سے ڈھکے ہوئے تھے [۲] اور خود ان کے جسم کے قابلِ ستر حصے خود ان کی نظروں سے پوشیدہ تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

فوسوس لهما الشيطان ليبدى لهما ما ورى عنهما من سوء آتهما [۳]

''پھر بہکایا ان کو شیطان نے تا کہ کھول دے ان پر وہ چیز کہ ان کی نظر سے پوشیدہ تھی' ان کی شرمگاہوں سے''

مذکورہ آیات سے مفسرین اور فقہاء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ ستر پوشی واجب ہے' جبکہ ستر کا ظاہر کرنا ایک برا عمل ہے اور ستر پوشی نہ صرف ایک شرعی حکم ہے بلکہ فطری تقاضا بھی ہے' جیسا کہ امام قرطبی لکھتے ہیں:

وفي الآية دليل على قبح كشف العورة وان الله اوجب عليها الستر ولذلك ابتدر الى سترهما [۴]

''اور اس آیت میں اس کی دلیل موجود ہے کہ ستر کا کھولنا برا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں پر پردہ کرنا واجب کیا تھا' اور اسی وجہ سے ان دونوں (آدم وحواء) نے اپنے ستر کو چھپانے میں جلدی کی''

امام رازی لکھتے ہیں: دلّت هذه الآية على ان كشف العورة من المنكرات وانه لم يزل مستهجنا في الطباع مستقبحا في العقول [۵]

''یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ستر کھولنا منکرات میں سے ہے اور اسے ہمیشہ طبعی اور عقلی طور پر برا سمجھا جاتا ہے''

---

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات' بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

ان اللہ اوجب ستر العورۃ ولذلک ابتدر آدم و حواء الی سترھما(۶)

''اللہ تعالیٰ نے ستر پوشی لازم قرار دیا ہے اس لئے حضرت آدم وحواء نے اپنے ستر کو چھپانے میں جلدی کی''

حد ستر کا بیان:

مرد وعورت کے جسم کے جن حصوں اور اعضاء کو باہم دیکھنے اور چھونے کی ممانعت بیان ہوئی ہے' اسے حد ستر کہا جاتا ہے' اس بارے میں جو فقہی تفصیل ہے وہ اس طرح ہے:

مرد کا ستر اس کے جسم کا وہ حصہ ہے جو زیر ناف سے گھٹنوں تک ہوتا ہے'(۷) اور گھٹنے بھی ستر میں داخل ہیں(۸) مرد کے جسم کے اس حصہ کو بلاضرورت دیکھنا نہ تو کسی مرد کے لئے جائز ہے اور نہ عورت کے لئے۔

جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے: لاینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المراۃ الی عورۃ المراۃ(۹) ''کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے' کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے''

ہاں اس مرد کی بیوی یا لونڈی اس حصہ کو دیکھ سکتی ہے' اگرچہ آداب زندگی اور شرم وحیا کا انتہائی درجہ یہی ہے کہ شوہر اور بیوی بھی آپس میں ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں' جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

مانظرت اور مارایت فرج رسول اللہ ﷺ(۱۰)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ستر کی طرف کبھی نظر نہیں اٹھائی یا یہ فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کا ستر کبھی نہیں دیکھا''

بہرحال مرد کے جسم کے اس حصہ کے علاوہ بقیہ حصوں کو دیکھنا مرد کے لئے بھی جائز ہے اور عورت کے لئے بھی' بشرطیکہ عورت جنسی ہیجان سے مامون ہو' اگر عورت جنسی ہیجان سے مامون نہ ہو تو پھر وہ غیر مرد کے جسم کے کسی بھی حصہ کو مطلقاً نہ دیکھے۔

اسی طرح عورت کا حد ستر عورت کے حق میں اس کا جسم کا زیر ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ہے' لہٰذا عورت کا جسم کے اس حصہ کو بلاضرورت دیکھنا عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ سنن ترمذی کی حدیث ابھی گزر چکی' جبکہ عورت کا حد ستر اجنبی مرد کے حق میں اس کا پورا جسم ہے' جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

المراۃ عورۃ فاذا اخرجت استشرفھا الشیطان(۱۱)

''عورت (سرتاپا) قابل ستر ہے' جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں رہتا ہے''

البتہ بعض فقہاء کے نزدیک عورت کا چہرہ' دونوں ہاتھ اور ایک روایت کے مطابق دونوں قدم ستر سے مستثنیٰ ہے(۱۲)

ان فقہاء کی دلیل یہ ارشاد خداوندی ہے:

ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا (۱۳)

''اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے''

ماظھر سے مراد چہرہ اور دونوں کف (یعنی پہونچے سے نیچے نیچے ہتھیلیاں وغیرہ) ہیں (۱۴)

اور ایک دوسرے قول میں چہرہ اور کفین کے ساتھ قدموں کو بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے (۱۵)

ان فقہاء کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جسے ابوداؤد نے مرسلاً بیان کیا ہے کہ

ان المراۃ اذا بلغت المحیض لم یصلح لھا ان یری منھا الاھذا وھذا واشار الی وجه و کفیه (۱۶)

''لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو سوائے اس کے چہرہ اور پہونچے تک ہاتھ کے اور کچھ دیکھنا درست نہیں''

لیکن جمہور فقہاء ومفسرین کے نزدیک عورت کا چہرہ اور دیگر اعضاء بھی ستر میں داخل ہیں اور سوائے شدید مجبوری کے ان اعضا کا دیکھنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ قاضی بیضاوی لکھتے ہیں:

والاظھر ان ھذا فی الصلوۃ لافی النظر فان کل بدن الحرۃ عورۃ لایحل لغیر الزوج والمحرم النظر الی شی منھا الا لضرورۃ کالمعالجۃ وتحمل الشھادۃ (۱۷)

''زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آیت میں (چہرہ اور کفین کا) جو استثنا کیا گیا ہے اس کا تعلق صرف نماز سے ہے، پردہ سے نہیں ہے' کیونکہ آزاد عورت کا سارا بدن واجب الستر ہے۔ سوائے شوہر اور محرم کے عورت کے بدن کا کوئی حصہ دیکھنا کسی مرد کے لئے جائز نہیں، ہاں! مجبوری ہو تو الگ بات ہے، جیسے بیماری کا علاج یا ادائے شہادت وغیرہ''

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

لاتبدوا المراۃ وجھھا لرجل اجنبی اذا شک منه الشھوۃ والالکان تعرضا للفساد وزوال احتمال الشھوۃ من الرجل الاجنبی ذی الاربۃ للمرأۃ الاجنبیۃ غیر متصور فیلزمنا القول بانه لایجوز للمراۃ لحرّۃ ابداء وجھھا لرجل ذی اربۃ غیر الزوج والمحرم فان عامۃ محاسنھا فی وجھھا فخوف الفتنۃ فی النظر الی وجھھا اکثر منه فی النظر الی سائر اعضائھا۔ (۱۸)

''اگر مرد کے اندر اجنبی عورت کا چہرہ دیکھ کر نفسانی ابھار کا شک ہو رہا ہو تو عورت اس کو اپنا چہرہ نہیں دکھا سکتی، اس سے فتنہ اور بگاڑ کی تخم کاری ہوگی اور چونکہ ہر اجنبی عورت کا چہرہ ہر جوان نامحرم مرد کے لئے نفسانیت میں ابھار پیدا

کرنے کا احتمال رکھتا ہے جو مرد اپنے اندر عورتوں کی طرف میلان کی صلاحیت رکھتا ہے' اجنبی عورت کا چہرہ دیکھ کر اس کے نفسانی میلان میں بیداری نہ ہونا نا قابل تصور ہے' اس لئے ہم کو کہنا پڑے گا کہ آزاد جوان عورت کے لئے اجنبی مرد سے چہرے کا پردہ رکھنا بھی لازم ہے بشرطیکہ مرد عورت کا شوہر اور محرم نہ ہو اور عورت کی طرف میلان کی اس میں صلاحیت ہو' حسن کا اصل سرچشمہ تو چہرہ ہی ہے' چہرے کو دیکھنے سے ہی فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہے۔''

چہرہ کھلا رکھنے کا عدم جواز اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیهن من جلابیبهن [19]

''اے پیغمبر! اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ جلال الدین محلّی لکھتے ہیں:

ای یرخین بعضها علی الوجوه اذا خرجن لحاجتهن الاعینا واحدة [20]

''یعنی عورتیں اپنے چہروں کو چادر سے ڈھانک لیا کریں' جب وہ باہر نکلیں' صرف ایک آنکھ کھلی رہیں''

ابو حیان لکھتے ہیں:

و"علیهن" شامل لجمیع اجسادهن او علیهن علی وجوههن لان الذی کان یبدو منهن فی الجاهلیة هو الوجه [21]

''اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ (یدنین علیهن من جلابیبهن) عورتوں کے تمام بدن کو شامل ہے' یا یہ قول (علیهن) سے مراد ان کے چہرے ہیں کیونکہ عہد جاہلیت میں جس چیز کا عورتیں پردہ نہیں کرتی تھیں وہ ان کے چہرے تھے''

علامہ جصاص لکھتے ہیں:

فی هذه الآیة دلالة علی ان المراة الشابة مامورة بستر وجهها عن الاجنبین واظهار الستر والعفاف عند الخروج لئلا یطمع اهل الریب فیهن [22]

''یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو اجنبیوں سے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور اسے گھر سے نکلتے وقت ستر اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ مشتبہ سیرت و کردار کے لوگ اسے دیکھ کر کسی طمع میں مبتلا نہ ہوں''

اسی طرح علامہ زمخشری لکھتے ہیں:

یرخینها علیهن ویغطین بها وجوههن واعطافهن [23]

''یعنی وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں اور اسے اپنے چہرے اور اپنے اطراف کو اچھی طرح ڈھانک لیں''

چہرہ کھلا رکھنے کے عدم جواز کے بارے میں مفسرین درج ذیل آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں:

واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب (۲۴)

''اور جب مانگنے جاؤ' بیبیوں سے کچھ چیز کام کی' تو مانگ لو پردے کے باہر سے''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ صابونی لکھتے ہیں:

ولاشک ان الوجہ مما لایجوز النظر الیہ فھو اذا عورۃ' واستدلو بقولہ تعالیٰ (واذا سالتموھن) الایۃ' فان الآیۃ صریحۃ فی عدم جواز النظر' والآیۃ وان کانت قدنزلت فی ازواج النبی ﷺ' فان الحکم یتناول غیرھن بطریق القیاس علیھن' والعلۃ ھی ان المراۃ کلھا عورۃ (۲۵)

''اور اس میں کوئی شک نہیں کہ چہرے کو دیکھنا جائز نہیں' کیونکہ یہ مقام ستر ہے' اور فقہاء نے اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔ (الایۃ) کیونکہ یہ آیت عدم جواز نظر کے بارے میں صریح ہے' اور یہ آیت اگرچہ ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے' لیکن بطریق قیاس یہ حکم ان کے علاوہ دیگر عورتوں کے لئے بھی ثابت ہے اور علت یہ ہے کہ عورت کا تمام بدن مقام ستر ہے''

خلاصہ یہ کہ عورت کا تمام بدن مقام ستر ہے اور جن روایات کے مطابق عورت کا چہرہ' اس کے دونوں ہاتھ اور پیر اس میں داخل نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ چہرہ اور ہاتھوں کا ہر وقت پوشیدہ رکھنا عادۃً ناممکن ہے' گھر کے کام کاج بغیر منہ کھولے اور ہاتھ چلائے ممکن نہیں اور پھر اس آیت (ولایبدین زینتھن الالبعولتھن او ابائھن الی آخرہ) (۲۶) میں اس کی تصریح کردی کہ عورت کو اپنی یہ زینت ظاہرہ (چہرہ اور دونوں ہاتھ) صرف اپنے محارم کے سامنے کھلا رکھنے کی اجازت ہے اس لئے یہ اعضا ستر میں داخل نہیں ہے' یا یہ مطلب ہے کہ کسی اجنبی عورت کے ان اعضاء کو دیکھنا غیر مرد کے لئے اس وقت جائز ہے کہ وہ مرد جنسی ہیجان سے مامون ہو' یا یہ مطلب ہے کہ ان اعضاء کا کسی خاص ضرورت کے وقت دیکھنا جائز ہوگا' اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شہوت پرستوں کو بھی عورت کی طرف دیکھنا جائز ہوجائے بلکہ شوہر کے علاوہ شریعت نے جن محارم کے سامنے آنے کی عورت کو اجازت دی ہے اس میں بھی یہ شرط ہے کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ (۲۷)

سترِ عورۃ کی ضرورت واہمیت:

ستر ڈھانکنا نہ صرف انسانیت کا فطری تقاضا ہے بلکہ شرعی حکم بھی ہے' جبکہ شیطان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ انسانوں کو فواحش ومنکرات میں مبتلا کرے اور ننگا پہناوے کی ترغیب دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

یبنی ادم لایفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنۃ ینزع عنھما

لباسھما لیریھما سواتھما (۲۸)

''اے اولاد آدم! تمہیں شیطان ہرگز فتنہ میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے ایسی حالت میں نکالا کہ وہ ان کا لباس اتروا رہا تھا' تا کہ دکھادے ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں''

اللہ تعالیٰ نے لباس کو اپنے بندوں کیلئے متعدد احسانات میں سے ایک احسان قرار دیا ہے' جیسا کہ ارشاد ہے:

یٰبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواتکم وریشا (۲۹)

''اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو کہ تمہارے پردہ دار بدن کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی''

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

''آیت سے یہ حقیقت ظاہر ہو رہی ہے کہ لباس حجاب مقاصد شریعت میں سے ہیں' اور برہنگی و نیم برہنگی کا فلسفہ خواہ اس کی تبلیغ یورپ اور امریکہ میں ہو رہی ہو یا اس کی ترویج وحشی و غیر مہذب قوموں میں ہو بہرحال ایک شیطانی فلسفہ ہے'' (۳۰)

سید ابوالاعلیٰ مودودی ان آیات کی روشنی میں نکھر کر سامنے آنے والی حقیقتوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

''اول یہ کہ لباس انسان کے لئے ایک مصنوعی چیز نہیں ہے بلکہ انسانی فطرت کا ایک اہم مطالبہ ہے' اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم پر حیوانات کی طرح کوئی پوشش پیدائشی طور پر نہیں رکھی بلکہ حیا اور شرم کا مادہ اس کی فطرت میں ودیعت کر دیا' اس نے انسان کے لئے اس کے اعضائے صنفی کو محض اعضائے صنفی ہی نہیں بلکہ ''سواۃ'' بھی بنایا جس کا معنی عربی زبان میں ایسی چیز کے ہیں جس کے اظہار کو آدمی قبیح سمجھے۔

پھر اس فطری شرم کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے اس نے کوئی بنا بنایا لباس انسان کو نہیں دے دیا' بلکہ اس کی فطرت پر لباس فراہم کرے' دوم یہ کہ اس فطری الہام کی رُو سے انسان کے لئے لباس کی اخلاقی ضرورت مقدم ہے' یعنی یہ کہ وہ اپنی اپنی ''سواۃ'' کو ڈھانکے اور اس کی طبعی ضرورت مؤخر ہے' یعنی یہ کہ اس کا لباس اس کے لئے ''ریش'' (جسم کی آرائش اور موسمی اثرات سے بدن کی حفاظت کا ذریعہ) ہو اس باب میں بھی فطرۃ انسان کا معاملہ حیوانات کے برعکس ہے' ان کے لئے پوشش کی اصلی غرض صرف اس کا ''ریش'' (جسم کی آرائش اور موسمی اثرات سے بدن کی حفاظت کا ذریعہ) ہو اس باب میں بھی فطرۃ انسان کا معاملہ حیوانات کے برعکس ہے' ان کے لئے پوشش کی اصلی غرض صرف اس کا ''ریش'' ہونا ہے۔ رہا اس کا ستر پوش ہونا تو ان کے اعضاء صنفی سرے سے ''سواۃ'' ہی نہیں ہیں کہ انہیں چھپانے کے لئے حیوانات کی جبلت میں کوئی داعیہ موجود ہوتا اور اس کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ان کے اجسام پر کوئی لباس پیدا کیا جاتا' لیکن جب انسانوں نے شیطان کی رہنمائی قبول کی تو معاملہ پھر الٹ گیا' اس نے اپنے ان شاگردوں کو اس غلط فہم

میں ڈال دیا کہ تمہارے لئے لباس کی ضرورت بعینہ وہی ہے جو حیوانات کے لئے ریش کی ضرورت ہے' رہا اس کا ''سواۃ'' کو چھپانے والی چیز ہونا' تو یہ قطعاً کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ جس طرح حیوانات کے اعضاء ''سواۃ'' نہیں ہیں' اسی طرح تمہارے یہ اعضاء بھی ''سواۃ'' نہیں' محض اعضاء صنفی ہی ہے''(۳۱)

اسلام میں ستر کے ڈھانکنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ تنہائی میں بھی ننگا رہنے کی اجازت نہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

(احفظ عورتک الامن زوجتک او مامسلکت یمینک'...... قلت یا رسول الله فانکان احدنا خالیا قال فالله احق ان یستحی منه من الناس) (۳۲) وفی روایة (فان معکم من لایفارقکم)(۳۶)

''تم اپنی عورت چھپائے رکھو' علاوہ اپنی بیوی یا اپنی لونڈی کے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے بتائے کہ آدمی جب خلوت میں ہو تو کیا وہاں بھی اپنا ستر چھپائے رکھے' آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ اس سے شرم کی جائے' اور ایک روایت میں ہے' کیونکہ تمہارے ساتھ ایسے افراد ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی فرشتے)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ایسی عورتوں کو دوزخ کی جماعت قرار دیا ہے جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی مردوں کو مائل کرنے والی۔ اور خود اُن کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ (۳۷)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا محمد عاشق الٰہی لکھتے ہیں:

''یعنی ایسے باریک کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی جس سے کپڑے پہننے کا فائدہ نہ ہو' اور ایسا چست کپڑا جو بدن کی ساخت پر کس جائے' یہ بھی ایک طرح سے ننگا پن ہے' نیز بدن پر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بدن پر صرف تھوڑا سا کپڑا ہو اور بدن کا بیشتر حصہ خصوصاً وہ اعضا کھلے رہیں جن کو باحیاء عورتیں چھپاتی ہیں''(۳۵)

حوالہ جات

۱۔ سورۃ الاعراف' ۷:۲۲ ۲۔ عبدالماجد دریا آبادی' تفسیر ماجدی' کراچی' تاج کمپنی لمٹیڈ' ص:۳۴۷

۳۔ سورۃ الاعراف' ۷:۲۰ ۴۔ ابی عبداللہ محمد بن احمد القرطبی' الجامع لاحکام القرآن' قاہرۃ' الکتب العربیہ' ۱۹۶۷' ۷:۱۸۱

۵۔ فخر الدین رازی' مفاتیح الغیب المعروف بہ تفسیر کبیر' استنبول' شرکت صحافیہ عثمانیہ' ۴:۲۸۳

۶۔ وھبۃ الزحیلی' التفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعۃ والمنہج' دمشق' دار الفکر' ۱۹۹۸' ۸:۱۶۶

۷۔ السنن للدار قطنی' لاہور' دار نشر الکتب الاسلامیۃ' کتاب الصلوۃ' باب حد العورۃ التی یجب سترھا' حدیث نمبر ۳' ۲۳۱)

۸۔ ایضاً حدیث نمبر ۴، ۱:۲۳۱

۹۔ سنن ترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ مباشرۃ الرجل الرجل والمراۃ، حدیث نمبر ۲۷۹۳

۱۰۔ سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب الستر عند الجماع، حدیث نمبر ۱۹۲۲

۱۱۔ سنن ترمذی، ابواب الرضاع، باب استشراف الشیطان المراۃ اذا خرجت، حدیث نمبر ۱۱۷۳

۱۲۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: السید سابق، فقہ السنۃ، پشاور، دار الکتب، ۱:۱۱۴، ۲۔ یوسف قرضاوی، الحلال والحرام فی الاسلام، المکتب الاسلامی، ۹۶۹م، الباب الثالث، ص: ۱۵۰۔۱۵۴، ۳۔ عمر احمد عثمانی، فقہ القرآن، کراچی، ادارہ فکر اسلامی طبع دوم، ۱۹۸۶، ۳:۳۰۵۔۳۲۸

۱۳۔ سورۃ النور، ۲۴، ۳۱ ۱۴۔ ابن جریر طبری، تفسیر جامع البیان، بیروت، دار المعرفۃ، ۱۳۹۲ھ، ۱۷:۹۳

۱۵۔ سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء لاتقبل صلوٰۃ المراۃ الحائض الا بخمار، حدیث نمبر ۳۷۷

۱۶۔ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فیما تبدی المراۃ من زینتھا، حدیث نمبر: ۴۱۰۴

۱۷۔ قاضی بیضاوی، تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل، مطبع لکھنوی، ۱۲۸۲ھ

۱۸۔ ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، دہلی، ندوۃ المصنفین، ۷: ۱۹۔ سورۃ الاحزاب، ۳۳:۵۹

۲۰۔ علامہ جلال الدین محلی، تفسیر جلالین، کراچی، اصح المطابع، ص: ۳۵۵

۲۱۔ محمد بن یوسف الشہیر بابی حیان، تفسیر البحر المحیط۔ بیروت، دار الفکر، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۹۸۳

۲۲۔ ابی بکر احمد بن علی الرازی الجصاص، احکام القرآن، لاہور، سہیل اکیڈمی، ۱۹۹۱ء/۳:۳۷۲

۲۳۔ محمود بن عمر الزمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر، بار اول، ۱۳۴۴ھ، ۳:۲۴۶ ۲۴۔ سورۃ الاحزاب، ۳۳، ۵۳

۲۵۔ محمد علی الصابونی، روائع البیان بتفسیر آیات الاحکام، ایران، موسسۃ الوفاء ۱۷۳ش ھ، ۲۔۱۵۶

۲۶۔ سورۃ النور، ۲۴، ۳۱

۲۷۔ اس بارے میں مزید تفصیلی دلائل جاننے کے لئے ملاحظہ ہو، صابونی، تفسیر آیات الاحکام ۲:۱۵۱۔۱۷۳، ۲۔ محمد ادریس کاندھلوی، تفسیر معارف القرآن، لاہور، مکتبہ عثمانیہ، بار دوم، ۱۹۸۲ء، ۵:۴۸۸۔۴۹۲

۲۸۔ سورۃ الاعراف۔ ۷:۲۷ ۲۹۔ سورۃ الاعراف، ۷:۲۶

۳۰۔ عبد الماجد دریا آبادی تفسیر ماجدی، کراچی، تاج کمپنی لمیٹڈ، ص ۳۲۸

۳۱۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی: تفہیم القرآن، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، بار نوازدھم، ۱۹۸۵ء، ۲:۱۹، ۲۰

۳۲۔ سنن لابن ماجہ، ابواب النکاح، باب التستر عند الجماع، حدیث نمبر ۱۹۲۰

۳۳۔ سنن لابن ماجہ، ابواب الادب، باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع، حدیث نمبر ۲۸۰۰

۳۴۔ الصحیح للمسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، حدیث ۵۵۸۲

۳۵۔ مفتی محمد عاشق الٰہی۔ انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، ملتان، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ۱۹۹۷، ۳۔۴۰۸